قیمت سالانہ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۶ اگست سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۳۳

گلدستۂ اخبار

کسولی کے مسیحی ٹھیکہ دار مسٹر ایم الیعذر نے پہلے قرضہ جنگ میں پانصد اور دوسرے قرضہ جنگ میں بھی پانصد روپیہ دیا ہے نیز وار فنڈ میں یکصد دیا

البانیہ میں اطالویوں نے دشمن کو جاگوڈنیا خالی کر دینے پر مجبور کر دیا۔

جو [illegible] فوجیں جو ولاڈیوسٹوک میں پہونچ گئی ہیں۔ زیکوسلوواکوں نے بڑی سرگرمی سے انکو قبول کر لیا۔ سائبیریا میں اتحادی جمعی فوج کی نمائندگی کناڈا کی کنٹنجنٹ فوج سے ہو رہی ہے۔

۱۳ اگست تک بنکوں اور گورنمنٹ وار فنڈ میں ۲۷۰۲۶۶۸۰۰ روپیہ کے وار بانڈ فروخت ہوئے

۱۳ اگست تک بنگال کا قرضہ جنگ ۱۸۱۵۹۴۰۰ روپیہ تک پہونچ گیا ہے۔

پنجاب کے چند اضلاع میں خفیف سی بارش ہوئی باقی تمام پنجاب میں بارش کی اشد ضرورت ہے نہری رقبہ جات میں ساونی کی موجودہ فصل اچھی ہے۔ بارانی فصل سوکھتی جا رہی ہے۔

راولپنڈی میں ۷½، لاہور میں ۸، امرتسر ۸½ انبالہ اور فیروزپور میں ۸½ سیر فی روپیہ گندم کا نرخ ہے

اتحادی تمام محاذات پر آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ اور جرمنی پسپا ہوتا جاتا ہے۔

خلیج بنگال سے جو تمام جنوب مشرقی ہوائیں چلتی ہیں وہ کوہ ہمالیہ کے ساتھ ساتھ وسیع ہو گئی ہیں جن سے بنگال بہار۔ صوبجات متحدہ اور مشرقی پنجاب میں بارش ہو رہی ہے۔

نیشنل مشنری کونسل آف انڈیا کا پانچواں سالانہ جلسہ ۱۴ سے ۱۹ نومبر تک بنارس میں ہونا قرار پایا ہے

خبر ہے کہ لاہور میں ایک قسم کا بخار جو انفلوئنزا کا ہم پلہ کہلاتا ہے پھیل رہا ہے جس سے مقامی تار گھر کا ایک تہائی عملہ بیمار ہو گیا ہے۔

آجکل لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح اور قادیان کے مرزائی اخبار الفضل میں ستیارتھ پرکاش پر خوب جہادی مضامین نکل رہے ہیں دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

معاصر انگلشمین مخبر ہے کہ سر ایس پی سنہا کو ولایت سے واپس آتے ہی سر ایڈورڈ گیٹ کی بجائے بہار اور اوڑیسہ کا گورنر بنا دیا جائیگا

ایک سکھ بابو تیجا سنگھ نامی نے گرنتھ صاحب سے آگ ۱۱ کا حصہ خارج کرکے جدید گرنتھ شائع کر دیا ہے۔

فرانس میں اس وقت ۱۳ لاکھ امریکن سپاہ موجود ہے

تار برقیات

اتحادیوں کی پیشقدمی

لنڈن ۱۲ اگست۔ ایک برٹش مراسلہ مظہر ہے دشمن نے گذشتہ شام کو پھر ہمارے اُن مورچوں پر حملہ کیا جو لیہنس کے جنوب کی سمت میں مگر ہم نے اُن کو پسپا کر دیا۔ دریائے سوم کے عین جنوب میں جو کامیابیاں ہوئی ہیں اُن کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ۲۰۰ آدمی گرفتار کر لئے اور ہیری کورٹ کے مشرقی سمت کے مورچوں کو دریا کے جنوبی کنارہ پر کے اپٹیہم کی مشرقی لائن کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ جونہی برٹش آرمی کے دہنی طرف فرانسیسی فوجیں کل دوپہر کے وقت روئی کی جانب کو بڑھ گئیں اور آرمنکورٹ اور تلولی پر قبضہ کر لیا۔ شمالی محاذ پر سوبق کی مشرقی لائن میں اور ویوبقن اور میرس کے درمیان ہم نے مقامی قیدی گرفتار کر لئے

لنڈن ۱۲ اگست۔ پیرس۔ ایک نیم سرکاری بیان تصدیق کرتا ہے کہ ۸ اگست سے لیکر آج تک ۵۳ ہزار آدمی گرفتار ہو چکے۔

لنڈن ۱۲ اگست۔ رائٹر کا کارسپانڈنٹ مقیم فرانسیسی صدر مقامات اتوار کی دوپہر کو تار دیتا ہوا کہتا ہے کہ آج جو ہم نے کامیابیاں حاصل کیں وہ اطمینان بخش ہیں۔ اور اگرچہ پیشقدمی میں قدرے وقفہ پڑ گیا ہے تو بھی وہ دشمن کے مقابلہ کے سبب سے نہیں ہے بلکہ اس سبب سے کہ سڑکوں پر جرمن کا بہت سا چھوڑا ہوا سامان پڑا ہے اور بہت سے درخت کاٹ کر ڈالے ہوئے ہیں۔ جیسے کہ جرمنوں نے ۱۹۱۷ء کے موسم بہار میں کیا تھا۔ اس سبب سے سڑکیں خراب ہیں اور ہمارے سامان جنگ اور دیگر اشیا کے بہم پہنچانے والے دستوں کو رلیفن اور رسالہ کے ساتھ ساتھ رہنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری جانب جرمنوں کی پسپائی گذشتہ سال کی پسپائی سے اس امر میں متفرق ہے کہ جرمنی سرعت کے ساتھ پیچھے کو ہٹ گئے ہیں تاکہ سڑکوں میں سرنگیں لگا دیں۔ یا دیہات میں مہلک پھندے بچھا دیں۔ مونٹ ڈیڈیئر بالکل خالی کر دیا گیا ہے۔ مگر یہ ساری باتیں جنگ کا ایک چھوٹا سا واقعہ ہے۔ ڈنکورٹ میں جو ہماری فوجیں ہیں وہ مونٹ ڈیڈیئر سے ۱۰ میل اور روئی سے تین میل پرے ہیں۔

فرانسیسیوں کی پیشقدمی۔

لنڈن ۱۳ اگست۔ گذشتہ شب کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ دریائے ویر اور آئیس کے درمیان ہم نے گوری نامے گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ اور رائے سرتینز کے شمال میں اور شاذنکورٹ کے شمال میں آگے بڑھ گئے۔ دریائے ویزل پر بعض دشمن کے ان دریا مقابل حملوں کو پسپا کر دیا جو اس نے فیرمس کے علاقہ میں شمالی کنارہ پر ہمارے مورچوں پر کئے تھے۔

لنڈن ۱۲ اگست۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ اس محاذ پر دشمن کی ۵۰۰ توپیں لے لی گئیں یہ بھی سمجھا جا رہا ہے کہ فرانسیسیوں نے اس صبح کو جنوبی قطعہ دائرہ میں حملہ پھر شروع کر دیا ہے جہاں لیسجنی نامی بڑا مرکز ہے۔

روئی پر برٹش پیشقدمی

لنڈن ۱۳ اگست سر ڈگلس ہیگ کہتا ہے کہ روئی کے گرد نواح میں فوکلس کورٹ کے مشرق کی جانب اور سوم کے جنوبی کناروں پر کامیاب جنگ ہوتی رہی۔ ان میں سے ہر ایک مقام میں ہم نے اپنی لائن آگے بڑھا لی اور سینکڑوں آدمی گرفتار کر لئے۔ ہم نے پروییرٹ پر بھی قبضہ کر لیا۔ جو دریائے سوم کے جنوب کی طرف ہے۔ مگر اس کے لینے میں سخت جنگ کرنا پڑی۔ جس میں دشمن کا سخت نقصان ہوا۔ جنگ جاری ہے۔ فرانسیسیوں نے برٹش کے دہنے بازو پر لیس لوجز پر قبضہ کر لیا ہے۔ اگست کی ۱۱ تاریخ کو رات اور دن ہم نے ۵۰ ٹن بم پھینکے۔

سیالکوٹ کنونشن ۳/۴

مشہور و معروف سیالکوٹ کنونشن اس سال ۲۴ لغایت ۳۰ ستمبر ہوگی۔ ایک نہایت ہی عمدہ پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ کنونشن کے خاص مضامین ہمارے خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کی نسبت ہوں گے۔ اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ یہ موقعہ بڑی بھاری روحانی بیداری اور طاقت کا ہوگا

تمام مسیحیوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ شامل ہوں اور نیز ہندو مسلمان یا دیگر غیر مسیحی صاحبان جو کہ مسیح اور مسیحی مذہب کے سیکھنے کی بابت خواہشمند ہیں اُن کو بھی عام دعوت ہے۔

رہائش اور کھانے پینے کے انتظام کی بابت تمام درخواستیں سیکرٹری سیالکوٹ کنونشن بمقام نسیم باغ کشمیر کو جانی چاہئیں اور بعد ۱۰ ستمبر تمام خط و کتابت گوجرانوالہ پنجاب کے پتے پر۔ ریورنڈ جے۔ اے۔ مکانلی۔

ڈی۔ ٹی۔ ڈی۔ نسیم باغ کشمیر

ایڈیٹوریل نوٹس

فطرت سے فطرت کے خدا کی شناخت

مقدس پولس رسول نے رومیوں کے ۱۹:۱ وغیرہ - ۱۲:۲ وغیرہ اور ۱۰:۶ وغیرہ میں مفصل طور پر بتا دیا ہے کہ انسان اپنی ناواقفیت کو اس امر کی وجہ قرار نہیں دے سکتا کہ اُس کو خدا کا علم حاصل نہیں ہے - کیونکہ انسان بہ استثناء مکاشفہ والہام یا تو اپنے ہی بطون میں غور و فکر کر کے خدا کو پہچان سکتا ہے یا نیچر اور اُس کے کاموں کا ملاخطہ اور ان پر تدبر کرنے سے اسکو جان سکتا ہے کیونکہ فطرت میں اس کے خدا کی قدرت - نیکی اور الوہیت بخوبی نمایاں ہوتی ہیں - انسان کا نور قلب اور صحیفۂ فطرت وہ دو طبعی ماخذات ہیں جن سے انسان کو خدا کا علم حاصل ہوتا ہے - بعض قوموں نے خود انسانی دل ہی کا مطالعہ کر کے اپنے مذہبی حل کو طے کیا - اور بعض قوموں نے یعنے قدیم زمانہ کے تمام ابتدائی لوگوں نے اُس راہ پر چل کر خدا کو پہچان لیا - جو فطرت یا نیچر نے ان کے لئے تیار کر دی مگر مسیحیت میں یہ دونوں راہیں آپس میں متصل ہو جاتی ہیں - مسیح کا دل اس کا رہنما تھا - مگر اُس نے بیابان کے سوسن اور ہوا کے پرندوں کی آواز کو بھی کا حقہ سنا جو ان کے خدا کی بابت اُس کو یعنی مسیح کو پوری پوری واقفیت بہم پہونچاتی تھی - اور جس کی طرف اُس نے بنی نوع انسان کو بھی متوجہ کیا -

ہم اپنے اس افتتاحیہ میں سب سے پہلے اس آلہی عرفان کی تلاش کرینگے جو فطرت خود اپنے خدا کی بابت ہم کو دیتی ہے - نہ اس لئے کہ نور قلب سے بڑھکر خدا کا علم ہم کو فطرت سے حاصل ہوتا ہے - بلکہ اس لئے کہ فطرت ہی وہ پہلی اُستاد ہے - جو انسان کو آلہی شناخت کے درجہ تک پہونچا دیتی ہے ہزاروں برس تک انسان فطرت ہی سے خدا کا علم حاصل کرتے آئے ہیں - اور اب بھی وہ وحشی قومیں جنہیں الہام یا مکاشفہ ابھی تک نہیں پہنچا اُسی سے خُدا کو پہچانتے ہیں - یہ سچ ہے کہ ہمارا موجودہ نقطۂ خیال ابتدائی قدیم زمانہ کے آدمیوں کے نقطۂ خیال سے اصالتاً متفرق ہے - کیونکہ ان لوگوں نے نیچر کو طفلانہ نظر سے دیکھا تھا اور طبعی حالات اور جذبات کے اثر پذیر ہو کر اُس سے متاثر ہوئے تھے - مگر ہم عقل کی خشک روشنی میں اس کا مطالعہ کرتے ہیں بس آؤ ہم نیچر یا فطرت کے سائنسی یا علمی نقطۂ خیال سے اس پر غور و فکر کریں -

اگرچہ سائنس صرف یکطرفہ اور غیر کمل طور سے فطرت کا مطالعہ کرتا ہے تو بھی جہاں تک اس کی رسائی ہے - اس کا مطالعہ کرنا فایدہ سے خالی نہ ہوگا - سائنس کا ضروری اور لازمی کام یہ ہے جہانتک اُس کو نیچر کا علم باقاعدہ طور پر اور ترتیب وار حاصل ہوا ہے اُس کو اس نے فلسفہ اور مذہب تک پہونچا دیا ہے - اور اس کے بغیر عالم کی کوئی بھی مکمل اور مسلسل تشریح کا حاصل ہونا ناممکن ہے پس اگر ہم اس امر کی باقاعدہ تحقیقات کرنا چاہیں کہ خدا کا تعلق اس عالم کے ساتھ کیا ہے تو واجب ہوگا کہ ہم علم طبعی یا نیچرل سائنس کے حقائق مسلمہ کو بحث میں لائیں اور اُنہیں کو اپنے زیر نظر رکھیں اور انہیں سے کام لیں - سائنس ہم کو دنیا کی پیدائش یا ارتقاء عالم کا علم اس نہج سے دیتا ہے کہ یہ دنیا ابتدا میں گیسوں کا بادل یا سحاب تھا جس کو انگریزی میں نیبولا کہتے ہیں - یہ سحاب یا نیبولا خلا میں اِدھر اُدھر اُڑتا پھرتا تھا - اور سرد ہو کر آفتاب بن گیا - جو اپنے ہی محور پر گردش کرنے لگ پڑا - اس آفتاب یا گاس کے ڈھیر میں سے کچھ ٹکڑے ٹوٹ کر ہماری زمین اور دیگر سیارے بن گئے - جو اسی آفتاب کے گرد باقاعدہ طور گردش کرنے لگ پڑے اور یوں ہمارا نظام شمسی تیار ہو گیا - ہمارے کرہ زمین کے تمام غیر ذی عضو عناصر سورج ہی سے مستعار لئے ہوئے ہیں - کرۂ زمین کا سارا ڈھانچہ اور ترکیب معہ اُس کی تری و خشکی - اندرونی حرارت آب و ہوا اور کرہ ہوایہ کے سورج ہی کے طفیل سے ہیں - جوں جوں ہمارا کرہ زمین سرد ہوتا گیا اور سرد ہونے کے سبب سے اُس پر بڑے بڑے شکن پڑتے گئے - متفرق اقسام کے ظہورات طبعی طاقتوں کے سبب سے اس کی سطح پر نمودار ہوتے گئے - یعنی سمندر خشکی ہوائیں - بحری روئیں - بارشیں بادل - نباتات - حیوانات - انسان علی الترتیب پیدا ہوتے گئے - نباتات حیوانات اور انسان کے ظہور میں گویا ہی وہ سادگی جو ہماری دنیا کے ارتقار کا ابتدائی خاصہ تھا ختم ہو گئی - اور ہماری پہلی مشکل کا آغاز ہو گیا - نیچر یا فطرت کے غیر ذی عضو یا بے جان مادہ میں ایک نئے اور پُر راز جز و یعنی ذی عضو زندگی کا الحاق ہو گیا -

فی الحال ہم اس عالم کی ان دونوں جزوں یعنی غیر ذی عضو یا بے جان مادہ اور ذی عضو زندگی کو بنظر سہولیت بیان اور ترتیب مضمون علیحدہ علیحدہ رکھکر پہلے فطرت کے غیر ذی عضو یا بے جان مادہ کے عالم پر غور کرینگے۔

غیر ذی عضو یا بے جان مادہ کا ایک عجیب اور خاص پہلو یہ ہے کہ اُس پر قانون کی غیر مشروط حکمرانی قائم ہے۔ ہم خواہ ستاروں۔ بلور۔ یا ذرات کا ملاحظہ کریں سب جگہ ہر ایک چیز غیر متبدل قانون کے مطابق نہایت صفائی سے اپنے معمول کے مطابق یکساں طور پر اور ایسے درست طریقہ میں کام کرتی ہوئی نظر آتی ہیں جیسے کہ کوئی مکمل بنی ہوئی مشین اور اُس کا ہر ایک پرزہ صحیح طور پر کام ہو رہا ہو۔ اور اصل پوچھو تو یہ غیر ذی عضو عالم فی الحقیقت ایک دستکاری یا کل ہے۔ اور اُس پر ایسا ہی پورے طرح اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح ایک اچھی بنی ہوئی اور ٹھیک وقت دینے والی گھڑی ٹھیک وقت پر ٹھیک گھنٹہ بجاتی ہے۔ اور اگر ہم اس غیر ذی عضو عالم پر عمیق نظری کے ساتھ غور کریں تو اُس کے تمام طریقوں اور ترکیب سے عمدہ عمدہ سبق سیکھ سکتے ہیں۔ یہ فطرت یا نیچر درحقیقت ایک سخت مزاج کی اور بے رحم سوتیلی ماں کی مانند ہے جو امر کرتی ہے کہ اس کے قوانین کی بلا کم و کاست تعمیل کیجائے اور جو پوری تعمیل اُس کے حکم کی کرتے ہیں ان کو اجر دیتی ہے۔ مگر جو اُس کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ انہیں بیرحمی سے اندھا دھند کوڑے لگاتی ہے۔ پروفیسر ہکسلی صاحب انسان اور فطرت کے درمیانی تعلق کو یوں بیان کرتا ہے کہ انسان ایک غیر مرئی کھلاڑی یعنی نیچر کے ساتھ جان کی بازی لگاکے کھیلتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ (ہمارے) مقابل کا کھلاڑی ہماری نظروں سے پوشیدہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اُس کا کھیل ہمیشہ عمدہ۔ راست اور صبر کے ساتھ ہوتا ہے۔ مگر ہم اپنے ٹوٹے سے بھی واقف ہیں کہ وہ ہماری ایک غلطی کو بھی نظر انداز نہیں کرسکتا اور ہماری ذرہ سی ناواقفی کو برداشت نہیں کرتا۔ جو شخص یہ بازی اچھی طرح سے کھیلتا ہے وہ اُس کو اُس کثیر فیاضی کے ساتھ اعلیٰ ترین بازیاں دیتا ہے جس کے ساتھ زورآور آدمی اپنے زور میں خوشی مناتا ہے۔ اور جو شخص خراب طور پر کھیلتا ہے۔ وہ بڑی آہستگی سے مگر بلا افسوس کشت مات ہوجاتا ہے۔ نیچر کی تنبیہ نہ تو کسی نقطہ سے چلی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی زد ہے۔ مگر بغیر کسی نقطہ کے زد ہے۔ تمہارا تمام حرف یہ معلوم کرلینا ہے کہ تمہارے کان کیوں بند ہیں۔ نیچر ہم سے کہتی ہے کہ میرے قوانین سیکھو اور اُن کی فرمانبرداری کرو۔ اور میں تمہاری دوست اور خادمہ ہوں کیونکہ میں وہ تمام وسائل بہم پہونچا سکتی ہوں جن سے تم اپنے تمام مقاصد اور مدعا پر فائز ہوسکتے ہو۔ اور اگر تم میرے قانون توڑوگے تو میں تم کو توڑ ڈالونگی۔

برطانیہ عظمےٰ کی امداد اتحادیوں کو

یکم اگست کو مسٹر بونرلا نے ۷۰ کروڑ پونڈ قرضہ کے ووٹ کی تحریک کرتے ہوئے ہاؤس آف کامنز میں کہا کہ اس قدر بڑی رقم اخراجات میں کسی قسم کے اضافہ ہونے کی وجہ سے پیش نہیں کیگئی ہے۔ مگر محض پارلیمنٹ کی مناسبت اور ضرورت کی وجہ سے معین کیگئی ہو اتحادیوں نے گذشتہ مالی سال کے اختتام پر مقابل ہیں ۱۳۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ کے اس وقت ۱۴۰۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہمارا دینا ہے۔ جبکہ ممالک محروسہ کے ذمہ گذشتہ سال کے ۱۹۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ کے مقابلہ میں ۲۰۸۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہیں۔ روس نے ۵۶۸۰۰۰۰۰۰ پونڈ فرانس نے ۴۰۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ اٹلی نے ۳۱۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ اور دیگر اتحادیوں نے ۱۱۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ دینا ہے۔ مسٹر بونرلا نے اس مدد کی قدر و قیمت پر جو اتحادیوں کو دی گئی خاص زور دیا۔ اور کہا تاوقتیکہ امریکہ جنگ میں شریک ہوتا۔ یہ امداد برطانوی محکمہ جہازرانی کے سامان کے لئے لازمی اور اُس کی جان تھی۔ جو کچھ کہ ممالک محروسہ نے جنگ کے معاملہ میں آجتک کیا ہے ہم اُس کے لئے اُن کی بہت تعریف کر نہیں سکتے۔ مگر یہ نہایت ہی مناسب ہے کہ جو کچھ بدر گنر ٹری (ام الممالک) نے کیا ہے اُس کا خاکہ بھی بنفسہٖ وزیر اعظم نے بیان کردیا ہے ۱۴۰ دنوں کا غیر ممکن الحصول خرچ ۷۴۵۰۰۰۰ پونڈ تھا یا ۳۱۳۰۰ پونڈ روزانہ جو تخمینہ سے کم ہے۔ اور اسی عرصہ کا ممکن الحصول خرچ ۱۴۷۵۰۰۰۰ پونڈ ہے یعنی تخمینہ سے ۳۰۰۰۰ پونڈ روزانہ زیادہ ہے گذشتہ سال کی ۲ اکتوبر سے لیکر جبکہ متواتر قرضہ لیتے رہنے کا انتظام شروع ہوا ۲۷ جولائی تک وار بانڈز اور وار سیونگس سرٹیفکیٹس کی فروختگی سے ۱۰۲۸۰۰۰۰۰۰ پونڈ فراہم کیا گیا۔ یہ ایسا نتیجہ ہے جو اس کی توقعات سے کہیں بڑھکر نکلا۔ ۷۰ کروڑ پونڈ کے قرضہ کی تجویز ہاؤس آف کامنز میں باتفاق رائے پاس ہوگئی

خونِ رنزانہ { صیغہ مال یکم اپریل سے ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء تک رہا۔

کارخانہ اوسط خرچ ۰۰۰،۶۶۴۸ پونڈ تھا۔ برطانیہ کلاں کی مالی کوشش مندرجہ اعداد سے بخوبی ظاہر اور نمایاں ہوتی ہے۔

سال	کل آمدنی	خرچ
۱۹۱۳-۱۴ء	۱۹۸۲۴۳۰۰۰ پونڈ	۱۹۷۴۹۲۷۰۰ پونڈ
۱۹۱۴-۱۵ء	۲۷۰۳۳۲۰۰۰ 〃	۱۱۳۷۵۴۰۰۰ 〃
۱۹۱۵-۱۶ء	۳۳۶۷۶۷۰۰۰ 〃	۱۵۵۹۱۵۸۰۰۰ 〃
۱۹۱۶-۱۷ء	۵۷۳۴۲۸۰۰۰ 〃	۲۱۹۸۱۱۳۰۰۰ 〃
۱۹۱۷-۱۸ء	۷۱۲۵۰۰۰۰۰ 〃	۳۲۱۰۳۸۱۰۰۰ 〃

اگست ۱۹۱۴ء میں قومی قرضہ ۶۴۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھا۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۱۸ء میں اس کی تعداد ۵ ارب پونڈ تھی۔ اس میں سے ایک ارب ۱ کروڑ پونڈ اتحادیوں کو قرضہ دیا گیا تھا۔ اور ۱۶ کروڑ پونڈ ممالک محروسہ کو قرضہ دیا ہوا تھا۔ ۱۸ جون ۱۹۱۸ء کو مسٹر بونر لا نے کہا کہ اتحادیوں نے جو قرضہ برطانیہ کا دینا ہے اس کی رقم ایک ارب ۷۳ کروڑ پونڈ تھی جبکہ ممالک محروسہ کے ذمہ ۲۰ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ تھا۔ آمدنی سے جو زیادہ خرچ ہوا ہے وہ تین جنگی قرضوں سے پورا کیا گیا تھا جس کی تفصیل یہ ہے۔ یعنی پہلا قرضہ ۳۵ کروڑ پونڈ کا۔ قرضہ دہندگان کا نام درج نہیں۔ دوسرا قرضہ ۶۲ کروڑ ۶۰ لاکھ کا تھا۔ اور قرضہ دہندگان کی تعداد ۱۰۰۰۰۰۰ تھی۔ تیسرا قرضہ ایک ارب پونڈ کا تھا اور قرضہ دہندگان کی تعداد ۵۲۸۹۰۰۰ تھی۔ کل قرضہ ایک ارب ۹۶ کروڑ ۶۰ لاکھ کا ہوا۔ ۱۹۱۶ء کے اخیر تک ۲۱ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ ۱۵ ۱/۲ شلنگ کے وار سیونگ سرٹیفکیٹس کے ذریعہ حاصل کیا گیا تھا اور صرف ۲۰ لاکھ پونڈ کے سرٹیفکیٹوں کا روپیہ واپس کیا گیا ہے۔ بھاری بھاری ٹیکس بھی لگائے گئے۔ تاکہ جہاں تک قابل عمل ہو آن سے تمام کمپنیوں کو فوراً پورا کر کیا جائے۔ سب سے زیادہ رقوم ٹیکسوں

خصوصاً انکم ٹیکس کے ذریعہ سے براہ راست وصول کی گئیں۔ مندرجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہو جائیگا کہ انکم ٹیکس ادا کرنے والوں پر جنگ کا اثر کس قدر پڑا ہے۔

کمائی ہوئی آمدنی	ٹیکس قبل از جنگ (پونڈ شلنگ پنس)	موجودہ ٹیکس (پونڈ شلنگ پنس)
۱۶۱ پونڈ	۹	۲-۱۲-۲
۲۰۰ 〃	۰-۱۰-۰	۹-۰-۰
۳۰۰ 〃	۵-۵-۰	۲۰-۵-۰
۴۰۰ 〃	۹-۰-۰	۳۱-۱۰-۰
۵۰۰ 〃	۱۳-۲-۶	۴۵-۰-۰
۸۰۰ 〃	۳۰-۰-۰	۲۰۰-۰-۰
۱۰۰۰ 〃	۳۷-۱۰-۰	۱۲۵-۰-۰
۲۰۰۰ 〃	۷۵-۰-۰	۳۶۶-۱۳-۴
۲۵۰۰ 〃	۱۲۵-۰-۰	۵۴۱-۱۳-۴
۳۰۲۵ 〃	۱۷۶-۹-۲	۷۸۸-۱۰-۱۰
۵۰۰۰ 〃	۲۹۱-۱۳-۴	۱۴۰۴-۳-۴
۵۰۰۰۰ 〃	۴۰۹۱-۱۳-۴	۲۰۲۷۹-۳-۴
۱۰۰۰۰۰ 〃	۸۲۵۸-۶-۸	۴۱۵۳۹-۰-۰

نہ کمائی ہوئی آمدنی	ٹیکس قبل از جنگ (پونڈ شلنگ پنس)	موجودہ ٹیکس (پونڈ شلنگ پنس)
۱۶۱ پونڈ	۰-۱-۲	۶-۳-۰
۲۰۰ 〃	۲-۶-۸	۱۲-۰-۰
۳۰۰ 〃	۸-۳-۴	۲۷-۰-۰
۴۰۰ 〃	۱۴-۰-۰	۴۲-۰-۰
۵۰۰ 〃	۲۰-۸-۴	۶۰
۸۰۰ 〃	۴۶-۱۳-۴	۱۴۰
۱۰۰۰ 〃	۵۸-۶-۸	۱۷۵
۲۰۰۰ 〃	۱۱۶-۱۳-۴	۴۵۰
۲۵۰۰ 〃	۱۴۵-۱۶-۸	۶۲۵
۳۰۲۵ 〃		

۵۰۰۰ پونڈ
۵۰۰۰۰ 〃 } جیسا کہ کمائی ہوئی آمدنی میں
۱۰۰۰۰۰ 〃

۱۹۱۷-۱۸ء کے لئے تخمینہ کیا گیا ہے کہ۔ انکم ٹیکس (جسمیں سوپر ٹیکس بھی شامل ہے) سے ۲۴ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ وصول ہوگا۔ زیادہ منافعوں پر ٹیکس کے ذریعہ ۱۸ کروڑ پونڈ حاصل ہوگا۔ جو مساوی ہے ۴۲ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ کے اور باقی ۲۰ کروڑ ۸۰ لاکھ دیگر ماخذات سے حاصل کئے جانے کے لئے رہ جائینگے جس میں زائد ٹیکس شامل ہے ۱۹۱۸-۱۹ء کے لئے زائد منافعوں پر ٹیکس کے ذریعہ سے ۳۰ کروڑ پونڈ حاصل ہوگا۔ اور اسی سال میں کم از کم ۸۰ کروڑ پونڈ ٹیکس کے ذریعہ سے فراہم کیا جائیگا بعض اشیاء پر جو زائد ٹیکس لگایا جائے گا اس کی تفصیل یہ ہے۔

اشیاء	وزن	قبل از جنگ ٹیکس	موجودہ ٹیکس
چاء	۱ پونڈ	۵ پنس	۱ شلنگ
کافی	۱۰۰ پونڈ	۱۴ شلنگ	۵۶ 〃
چینی	ایک ہنڈرڈ ویٹ	۱۱ پنس سے ۱ شلنگ ۱۰ پنس	۲ شلنگ ۹ پنس سے ۱۴ شلنگ
کوکو	ایک پونڈ	۱ پنس	۴ ۱/۲ پنس
سیگار	〃	۶ شلنگ	۱۲ شلنگ ۳ پنس
سگریٹ	〃	۳ شلنگ ۸ پنس	۹ شلنگ ۱۱ 〃
پائپ کا تمباکو	〃	۴ شلنگ ۸ پنس	۸ 〃 ۲ 〃
دیا سلائی	ایک ہزار تعدادی بکس	کچھ نہیں	۴ پنس
پیٹرول	ایک گیلن	۳ پنس	۶ پنس سے ۱ شلنگ
بیئر (شراب)	〃	۱۱ پنس	۲ شلنگ ۱ پنس

ایک تفریحی ٹیکس جو ۱/۴ پنس سے ۴ پنس فی شلنگ ہے۔ اور تمام تھیٹروں اور دیگر ضیافتی جگہوں کے تمام ٹکٹوں پر لیا جاتا ہے۔ یکم جنوری ۱۹۱۶ء سے ریل کے کرایہ میں ۵۰ فیصدی اضافہ کیا گیا ہے۔

اور تمام سستے واپسی ٹکٹ اور سیر و سیاحت کے ٹکٹ سوائے تھوڑے فاصلہ پر رہنے والوں کے ان ٹکٹوں کے جو وہ موسم کے وقت گرد و نواح شہر میں جاکر رہنے کے لئے حاصل کیا کرتے ہیں سب موقوف کر دیئے گئے۔ ڈاکخانہ تار اور ٹیلیفون کے نرخوں میں بہت اضافہ کیا گیا ہے۔ ٹیکسوں میں اضافہ کے ساتھ تمام ضروریات روزمرہ بھی گراں ہو گئی ہیں۔ اور ایک سالمن کی قیمت قبل از جنگ کے دس شلنگ کے قریب ہو گئی ہے۔ اس تمام بھاری جنگی کوشش کے ساتھ جس کا قومی سرگرمیوں میں اس قدر بڑا حصہ ہے۔ یہ ممکن سمجھا گیا ہے۔ کہ ملک کے اخذات میں بہت زیادہ اضافہ کیا جائے۔ صرف ۱۹۱۷ء میں ۱۰ لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین رقبہ جات مزروعہ میں مضاف کئے گئے ہیں۔ جون ۱۹۱۸ء میں مسٹر بونر لا نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ملک کی پیداوار کے امکانات ان کے انتہائی درجہ تک پہونچا دیئے گئے ہیں۔

امریکہ کی شراکت جنگ میں

مشن کالج لاہور کے پروفیسر پادری ای۔ ڈی لوکس صاحب نے ۴ اگست کے پرچہ حق میں امریکہ اور جنگ کے عنوان سے ایک مختصر سا تاریخی نقطہ خیال سے نہایت مفید مضمون شائع کر دیا ہے۔ جس کے ایک حصہ کو ہم یہاں درج کرتے ہیں۔ جس سے جنگ میں امریکہ کی شمولیت کا باعث اور امریکہ کی طاقت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور وہ بیان یہ ہے:

"اہل امریکہ بے باکانہ آبدوز لڑائی اور بے گناہ لوگوں کے بے دریغ قتل سے اسقدر برافروختہ ہوئے کہ ان کے جوش جنگ کو دبانا ناممکن ہو گیا۔ جرمنی نے تو تمام دنیا کی فتح کا بیڑا اٹھایا تھا۔ وہ اپنے خیال میں سمجھے ہوئے تھا کہ اہل امریکہ دولت پیدا کرنے اور عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے کے اس قدر عادی ہو گئے ہیں کہ وہ جنگ کی تکلیف برداشت کرنے کو کبھی تیار نہ ہونگے۔

فروری ۱۹۱۷ء میں جرمنی نے آبدوز کارروائی کے متعلق اپنے اصلی ارادوں کو صاف صاف ظاہر کر دیا۔ جس روز یہ خبر امریکہ میں پہونچی تمام اخباروں کے ایڈیٹروں اور اہل الرائے نے فیصلہ کیا کہ اب لڑائی چھڑنے بغیر نہ رہے گی۔ کانگرس نے ۶ اپریل ۱۹۱۷ء کو اعلان جنگ کر دیا۔ اس وقت میں شہر نیویارک کی کولمبیا یونیورسٹی میں تھا۔ چند ہی روز میں تمام لوگ سویلین سوٹ کی بجائے خاکی وردی میں پھرتے نظر آنے لگے۔ سینکڑوں طلباء نیشنل گارڈ میں شامل ہو گئے۔ جون تک ۲۱ و ۳۱ سال کی عمر کے درمیان ایک کروڑ آدمیوں کے نام ضرورت جنگ کے لئے گورنمنٹ رجسٹر میں درج ہو گئے۔ اور جولائی میں اُن میں سے قریباً دس لاکھ باقاعدہ فوج میں داخل ہو گئے۔ اپریل ۱۹۱۷ء امریکہ کی فوجی طاقت ۲ لاکھ سے کم تھی۔ لیکن اب محض فوج کی تعداد تین لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ اور بری فوج میں ۲۰ لاکھ نوجوان بھرتی ہو گئے ہیں۔ ابھی لاکھوں کی تعداد میں ایسے نوجوان موجود ہیں۔ جو ضرورت کے وقت جرمنی کو شکست دینے کے لئے اپنی جانیں بخوشی وقف کر سکتے ہیں۔ اگر اس وقت امریکہ مانند سابق فوج مسلح کرے تو وہ اس وقت ایک کروڑ ۴۰ لاکھ بہادر سپاہی میدان جنگ میں لا سکتا ہے۔ اور پھر انگریزی بحری قوت کی مدد کے ساتھ دنیا کی کونسی طاقت ہے۔ جو اس آزادی پسند قوم کی جرار فوج کے مقابلہ میں کھڑی ہو سکے۔ امریکہ نے اس وقت تلوار نیام سے نکالی ہے۔ اور وہ اسے واپس نیام میں نہ کریگا۔ جب تک کہ دنیا کے تمام افراد (عام اس سے کہ وہ کسی پیشہ سے تعلق رکھتے ہوں) امن و امان کی زندگی حاصل نہ کریں"۔

حالت جنگ پر سرسری نظر

۸ اگست کو جو حملے جاری اور فرانسیسی فوجوں نے کئے تھے ان میں اُن کو پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ۹ تاریخ کی شام کو فرانسیسی فوجوں نے اپنے حملہ کا محاذ مونٹ ڈیڈیر کے جنوب مشرق میں قریب ۱۵ میل وسیع کر لیا۔ ۱۰ تاریخ کی شام کے قریب یعنی ۲½ دن میں ہم قریب ۴۰ میل کے محاذ پر ۱۵ میل کے عمق میں آگے بڑھ گئے۔ مونٹ ڈیڈیر رائی اور شاولینس پر ہمارا قبضہ ہو گیا۔ ۲۰ سے زیادہ جرمن ڈویژن شکست کر دیئے گئے۔ صرف اسی محاذ پر اور صرف اسی تھوڑے سے عرصہ میں اتحادیوں نے ۳۵۰۰۰ آدمی پکڑ لئے اور ۵۰۰ توپیں لے لیں۔ ماسوائے اس کے دریائے اَین پر بھی بہت سے گرفتار ہوئے۔ لاریب یہ بڑی بھاری فتح ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ کی جدید ترین فن صف آرائی دریائے آیَر اور اَنگریہ اور سَمبھون مرویل علاقہ میں ان کی پسپائی یہ سب بڑی پُر مطلب ہیں۔ ان سے اُن کی کمزوری اور ہمارے حملوں کی ہیبت جو اُن پر طاری ہے اور ان کا یہ یقین ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہمارے مقابل میں کھڑے ہونیکی تاب مقاومت نہیں رکھتے۔



(ایڈیٹر زمانہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے)

ساودھو پرکشا جلی نہیں

واہ! واہ!! واہ!!! بلہاری جائے اور ن ودیا بھوشن اودھامیہ وپاؤ صیاجی اودناشی پنڈت جنہوں نے سرسوتی ارتاگ دھارن کرکے اپنے آپ ہی پنڈت بن کے پنچم پرچم ودیا منتوں کو سکھلائی۔ ناتھ کے اُسی شکتیمان گُن کا نام **سرسوتی ماتا** ہے (یہاں سمرن رہے کہ ہندو گرنتھوں میں برنن ہے۔ وہ برہما جی کی اردھنگی سرسوتی جی کا ہے اُسی کی لوگ پرتما بنا کے پوجتے ہیں۔ سیولڈیٹ کے ہندو لوگ نراکار سروپ سرسوتی کی اوپاسنا کرتے ہیں کہ ان سی ماتا جی کو یہ پنچورولی جیو پاٹ کرکے نش (منشہ) گنا جاتا ہے۔ کوئی صاحب فرنگستان باشی افریقہ دیش میں پرچم پرچم گئے۔ اُس سمئے ایک دن اپنے افریقن سیوک کے ہاتھ اپنی قیمتی ارتھات میم صاحب کو پتر بھیجا۔ اُنہوں نے آنند پورک باچ کے اُس سیوک کو **اوتار نیچھی** (بڑا دن) کے اوتسو کی بدھائی میں سیوک کو چھپن بھوجن کرا کے اور نویں بستر دھارن کرا کے کچھ پرشاد اُس کے گھر والوں کو بھی دیا۔ اس بھولے بھالے نے یہ بسواس کر لیا کہ صاحب نے جو کاغذ دیا اُس کو کھول کے میم صاحبہ نے میری اتنی آؤ بھگت کی۔ باستو میں وہ کاغذ ہی میں انتریامی ہونے کا گُن ہے میم صاحبہ نے جو پتر صاحب کے اوتر میں لکھا تھا۔ اُس نے کر جوڑ صاحب سے بنتی کی کہ ہے سوامی! اسے دیکھ لیجئے یہ پتر مجھے دے دیجئے۔ صاحب نے سادھارن تیر تھا پرسنتا پورک دے دیا۔ اُسی دن سے یہ اُس کی پوجا رچا اپنے دیش کے دیوتاؤں کیسی کرنے لگا۔ ایک دن صاحب گھنٹی بجاتے بجاتے تھک گئے انت کو ہنٹر لیکے اُس کے کوارٹر میں گھس گئے کیا دیکھتے ہیں کہ افریقن سیوک نے جنگلی پھول پتوں سے اُس **کاغذ** کو ایسا سجایا تھا کہ اندر اُس کا لجٹ ہوتا تھا۔ پیٹ نیچے کئے ہوئے کمشت ڈنڈوت (منہ کے بل) ہو کے پرارتھنا کر رہا تھا کہ ہے سوامی (مراد اُسی لیٹر سے ہے) میرا صاحب بلا رہا ہے اور میں آپ کی پوجا میں لگ رہا ہوں۔ جو آپ ستیہ ایشور ہیں تو صاحب کے من کو موم کر دیجئے کہ کرودھ اور ڈنڈ کے سنتی پرسنتا پورک پرسکار (انعام) دیویں۔ صاحب اُس کی مورکھتا پر ہنس پڑے اور ہنٹر ہاتھ سے گر پڑا۔ سیوک نے جیوں ہی صاحب کو دیکھا نویدن کیا کہ ہے سوامی! آج آپ پوجن کے سمئے دین دینے میں کچھ پرشاد (جنگلی پھلوں کا بھوگ لگایا تھا۔) لے لیجئے۔ صاحب نے پرسنتا پورک گرہن کیا۔ اور بنگلہ پر جا کے سیوک کو کچھ درب (زر) دیا۔ اب کیا تھا اُس کا بسواس اُس (لیٹر ودیا) پر اور دھاک ہو گیا۔ دو ایک ماس اوپرانت کوئی مشنری بھرا تا گرسچن مشن ستھاپن کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے اور انہیں صاحب کے بنگلہ شش شوبھت تھے۔ صاحب نے پادری صاحب سے کہا کہ میرا افریقن چاکر میرے پتر بیوہار کے کارن **کاغذ پرست** ہو گیا ہے۔ مشنری مہاشے بولے کہ آپ اُسی سیوک کو مجھے دے دیجئے میں آپ سے دُوراوتین ونگا۔ صاحب گیانی افسر تھے اپنے چاکر کو پادری صاحب کو دے دیا۔ آپ ... اُس نوکر کو ودیا دھیین کرانے لگ گئے۔ وہ ودیا پراپت کرکے اور دھرم کے ساشتر (ہولی بائیبل) پڑھنے لگا۔

انت میں گورکھ (مصطبغ) ہو کے ایسا دھرماتما ہوا کہ نہ کیول ایک منڈل (کلیسیا) کا اُستاد ہوا۔ پرنتو بھاری مشنری ہوا کہ اپنی جات والوں کو گور رکھشا کرایا۔ سینکڑوں کو اپنے آپ ہی دکشا (بپتسمہ) دی ایسی ایسی لیلائیں ان سرسوتی ماتا کی ہیں۔

بھارت ورش میں سرسوتی ماتا کا آگمن مشنری سی مددا رہ ہوا۔ یوں تو اس دیش میں ودیا کی پرتشٹھا یا پرچار نہیں تھا جیسا کہ ہمارے دیسٹرن بھرتاؤں نے کر دیا۔ (بھارت میں گورنمنٹ شکتی دین متوکسی سمئے مشن ایجوکیشنل بھاگ پرستار پورک لیکھ لکھا جائیگا۔)

بائیبل سوسائٹی۔ منگل سماچار کے پرچار میں جس بھانت چیشٹا کر رہی ہے اُس کی پرشنسا کرنے کے لئے کوش (لغت) میں اتنے شبد نہیں۔ اور بھارتی میں یہ سامرتھ نہیں کہ لکھ سکے۔ ٹریکٹ سوسائٹی اپنے کرتبہ کاریہ کو اٹھا نہیں رکھتی۔ نانا پرکار کے ٹریکٹس سندر سندر بیل بوٹوں اور فینسی ٹائیٹل پیجوں کے سمئے سمئے پرکاش کرتی ہے ذرا دھیان دیجئے۔ ہمارے کمپارٹمنٹ میں ایک ہندو برہمن کا بالک[عل] آ کے بیٹھ گیا۔ جس سے ... بولا کہ یہ آپ کا سچا ودیارتھی ہے۔ اور لیکھو ناتھ پوری (کاشی جی) کو اپنے گھر سے پیچھے جا رہا ہے۔ آج بیدیہ ناتھ (بیجناتھ جی) کے درشنوں کو اترونگا۔ ہم نے کہا کہ سچ ہم بھی وہیں اُترینگے۔ دونوں بیجناتھ جنکشن سے بیجناتھ دھام میں پہونچے۔ بالک نے پنڈول کو سمجھا سمجھا دیا کہ ہم ایک بڑے بھاری سنیاسی مہاتما کے ساتھ ہیں۔ یہ سوامی جی جب پوجن پاٹھ کر چکیں گے تب ہی کے ساتھ میں درشنوں کو چلونگا۔ اور تمہاری دکشنا اتھاتشکتی دیجاوے گی۔ جب ہم اپنی پوجا رچا سندھیا منتر کی بھی پوری کرنے لگے۔ دھوپ آرتی کرکے منگل سماچار کی جیبی گھنٹا کی گھنٹا ... رکھ

عل - یہ بالک کان کنج برہمن رقیہ جیا برہمن لنگو کے ودیکشت۔ پرنٹ گھرانے (خاندان) کا اس کا نام پنڈت ادماچرن دکشت تھا۔

بھارتی۔

جیل کے عیسائی ہونے کا ماجرا (سنسکرت میں) سُنا!
تب تو بالک موہ جیت ہو کے گر پڑا اور رودن کر کے گرجہ
پرارتھنا کی کہتا ہے سوامی جی! آج بیجناتھ نے مجھے
بشوناتھ ارتھات **ناشری ناتھ** کے درشن
کرائے۔ اس بالک نے نویدن کیا کہ اس موکش گیتا
جی (مہلی بائبل) کو مجھے پاٹھ کرنے کی اگیا ہو! ہم
نے کہا کہ ہے پتر! تم ابھی ساشتر سے ارتھ پرش
نہیں کر سکتے جب تک گورو مکھ نہ ہو۔ کیا دیکھتے
ہیں کہ ایک کالپوٹیر مہاشہ آدھمکے اس بالک سے پہلے
تھا، وہ ڈر کے چرن چھوئے۔ کالپوٹیر بولے کہ میرے
چرن نہ چھوؤ۔ ہم عیسائی لوگ اس کو پاپ مانتے ہیں۔
پنڈت جی (مراد کاشی کے طالب علم سے ہے) آپ
کو آج یہ پرچہ سنت میت دیئے جاتا ہوں لوکل کا سمے
نکٹ آگیا ہے۔ کالپوٹیر مہاشہ چلتے بنے۔ بالک نے
اس لیف لیٹ کا ہیڈنگ باچا۔ "دیوتا کھا گئی کس
کو کھا گئی؟ ایک دیوتا کو کھا گئی" بالک نے اس ٹریکٹ
کو باچ کے جھٹ پٹ اپنا پوجا کا جھولنا کھول کے شری بشیشور
مہادیو جی جو ایک مہر کے سونے کے ارگھا میں
تھے نکال کے دے دیا۔ اور بولا کہ اب سے ایسی مورکھتا
نہ کروں گا۔ ہم نے کہا کہ بچہ ان نربیشور جی کو ہم اپنے
پردھان آچاریہ سرکل ہائی پریسٹ کی سیوا میں بھیجینگے
کہ وہ نربیشور جی کو **پیپر ویٹ** بنا کے رکھیں
بالک یہ سن کے اتی پرسن ہوا۔ دوڑا۔ دوڑا گیا سوورن
سونے کا ارگھا بائیس ۲۲ روپیہ میں بیچ لایا اور ہماری
دھرم لوگ اپنے اہار کو پرشاد بھوجن کی سنتی

علاوہ اس ودیارتھی بالک کا کتھن ہے کہ ان عیسائی مہاشے
سے میں جب بائسکلیں مول لیں اور جا پڑھے پہاڑ
پہاڑ دیں۔ اور کاشی میں بھی ایسا کرتا رہا ہوں۔
بھارتی۔

بھگاتا کہتے ہیں دستانی سنیاسی بھی بھگتا ہی کہتے
ہیں اُس کے لئے شرادھ شٹھ اور روحت بھوجن تیار
کئے۔ جب تک ارگھا کے روپیہ نہ کھائے ہم لوگ بیجناتھ
ہی میں رہے۔ ندان کہاں تک کہا جائے۔ یہ بالک اب
ہماری مشن میں گورکھ (ریسٹوریم ہاؤس امرشن) ہو کے
اب اس سمے ایک منڈل کا آچاریہ (پاسٹر) ہے۔ اب
جب کبھی سمرن کرتا ہے۔ تو یہی کہتا ہے کہ سوامی
کھا گئے۔ کیا کھا گئے؟ نربیشور کا ارگھا۔ ستیہ تو یہ
ہے کہ ٹریکٹ سوسائٹیز دوارہ جو چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ
پرکاشت ہوتے ہیں۔ وہ بڑے اوپکاری سدھ ہوتے ہیں
اب اس سمے اپنے لیکھ کے ہیڈنگ کی اور
پھرتے ہیں۔ "سادھو پریکشا جلی نہیں"۔ ہمارے پاٹھکوں
سے یہ بات چھپی نہیں کہ ہندو سادھو مہاتما و گرہستوں
کے بھارت ورش میں چار چڑھاؤ (ارتھات پراگ
راج (الٰہ آباد) گوداوری (ناسک) اوجین (مالوہ
سینٹرل انڈیا) اور ہردوار (ضلع سہارنپور) ہوتے
ہیں۔ ان میں تو استھان۔ ستیاپو یک جیسا پراگ
راج کا چڑھاؤ ہوتا ہے ایسا کہیں کا نہیں۔ دسمرن رہے
کہ یہ چڑھاؤ بارھویں برش آ کے پڑتے ہیں۔ ارتھات تین
برش اوپرانت ایک چڑھاؤ) اس برش پراگ راج کا چڑھاؤ
تھا۔ جدھ کے کارن کمٹ بند تھے۔ انت میں کھلے تھے۔
تو بھی چڑھاؤ اچھا رہا تھا۔ سب دھرموں کے پرچارک۔
اوپدیشک ریفارمرس ایکتر ہوئے تھے۔ امریکن پریسبٹیرین
مشن سی۔ ایم۔ ایس۔ سینٹ مشن الٰہ آباد نے
بھی سنت اوتار کا پرچار دن رات کیا کہ کیتی گستوں اور
پادری صاحبان کے گلے پڑ گئے تھے۔ بائبل سوسائٹیز
اور ٹریکٹ سوسائٹیز کے پرتاپ سے لیٹرٹک ٹریکٹس
من مانے بٹے اور بکے جیسے پاٹھکوں کے سمجھنے کے
ہیت لکھا ہے۔ ہماری مشن میں **آنند سماچار**
(زردانی اکھاڑہ) کے شری مہنت دُلشری مہنت جوگ

مہاتماؤں کی ایسٹک پارلیمنٹ کے ممبرس ہوتے ہیں
ان شری مہنت جی نے ناگیھنی داس کو ملٹری بگل پھونکنا
چاہیے۔) پھر نکوا کے سب کو اکٹھا کر لیا اور کہا کہ جو
ناگا۔ سادھارن سادھو مہنت استھان دھاری
کرسٹانوں کی کتابیں میلا میں سے لائے ہیں ہماری
گاڑی میں جمع کر دو۔ ایک آن کی آن میں سب نے
کتابیں جمع کر دیں ناگا **رام گلام داس** تراگیا
دی کہ ان سب پستکوں کو جا کے جلا دو۔ ایک ایک کر کے
جلانے لگے۔ ایک چھوٹے ٹریکٹ کو شری بار اگنی آتما کی
بھینٹ کیا۔ پرنتو وہ جلا نہیں۔ تب تو ناگا جی اس ٹریکٹ
کو اور پورا پڑھ اور یہ جان کے کہ یہ ایک ستیہ سادھو
کی ہے (یہ ایک دیوناگری اکشروں میں سر پرشنوں کا ٹریکٹ
ہے اس کا نام ہے **سادھو پریکشا**۔ ایک ہمارے
سوریہ گیہ (ریزرگ) ریورنڈ جے۔ الیف جانسن صاحب
ڈی ڈی کی پرباہ شالی لیکھنی سے نکلی ہے۔ اور نارتھ
انڈیا کرسچین ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی الٰہ آباد دوارہ
پرکاشت ہوئی ہے۔ اس کی نیو چھاور (قیمت) دو
پیسے ہیں۔ ناگا جی کا کتھن ہے کہ اسی سمے سے مجھے
اپنے موکش کی چنتا پڑ گئی۔ اکھاڑہ سے آگیا مانگ کے
اپنے پرم بندھو **پاسٹر جے۔ این سیل**
صاحب کو ڈھونڈتے نکلا اُن کو گرنار پربت متصل
جونا گڑھ نیٹو سٹیٹ (کاٹھیاواڑ ایجنسی (احاطہ بمبئی)
(صوبہ گجرات) میں پا کے اپنا سب حال کہہ سنایا۔
پاسٹر مہاشہ سن کے اتی پرسن ہو کے گرنار پربت پر
ایک کنڈ پر لیجا کے **پتا۔ پتر۔ پوتر آتما** کے نام سے
بپتسمہ دیا (غوطہ کا بپتسمہ) تب سے میں پربھو کی
پوتر منڈلی میں ہوں۔ (یہ سب برتانت ہماری
مشن کے سماچار پتروں میں ہمارے بھارت ورش
کے لشپ کی آگیا دوارہ پرکاشت ہوئے)
یہ گھٹ ہو۔ کہ ٹریکٹ اور ہینڈ بلوں



کا بزن کرنا پڑتا نہیں جاتا۔ کبھی نہ کبھی گودڑیا اپنا
سوانگ نکال لیتے ہیں۔ دیکھئے اس چھوٹے ٹریکٹ نے ایک
اکھاڑہ کے پردھیہ ناگا مہاتما کو پربھو کے چرنارویندوں
میں لاکے شرناگت کیا۔ ہے پرچیہ پاٹھکو کیا یہ بڑا کام
نہیں کہ ایک بڑا مہاتما سادھارن دو پیسے کی پستک
کے دوارہ موکش پد کو پراپت ہو۔ ناگا جی کا یہ کہنا ہے
کہ اس چھوٹی سی پستک باںچنے کے ساتھ ہی
پربھو کے درشن ہوئے۔ مجھے پورن آشا ہے کہ
جو ستھا مہاتما اس چھوٹی پستک دوارہ سادھو
پرکلیشا کو ستہ کے کھوجی ہوکے اپنچیں گے
وہ میری سی بھانت موکش پد کو پراپت کرینگے"۔

(بھارتی تنتھا استھو)

آج دو تین برش سے برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی۔ (نارتھ انڈیا ایجنسی) کی اینویل رپورٹس میں دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ ۱۹۱۶ء میں سیسل[1] صاحب نے میلا ٹیکھر (ضلع آگرہ) میں سادھوؤں کے اکھاڑہ سے چندہ لے کے بائبل سوسائٹی الہ آباد میں دیا جاتا ہے ۱۹۱۷ء کی رپورٹ پرگھٹ کر رہی ہے۔ کہ پاسٹر صاحب نے آبو روڈ (راجپوتانہ) سے سادھوؤں کی جماعت سے چندہ کر کے بھیجا ہے۔ البتہ یہ ہم نے خبری دکو کب دھنل لکھنؤ میں پڑھا ہے۔

اب سیتہ کرتا سے پرارتھنا ہے کہ بائبل سوسائٹیز اور ٹریکٹ سوسائٹیز کو گورو نارائن اشیرباد دیں کہ ان کی دن دونی رات چوگنی اُدنتی ہو۔ اور سادھو پرکلیشا بھنوں کے موکش کا کارن ہو۔

راقم۔ بھارتی

---

[1] پاسٹر صاحب بڑے سوبھاگیہ وودوان گیانی اور انوبھوی ہیں۔ آپ اپنی مشن کی اور سے ٹریولنگ اوپدیشک ہیں۔ انڈین کرسچن ہیں۔ بنگ بھاشا کا شبد سیل ہے پرنتو انگریزی میں سیسل کہتے ہیں۔ بھارتی۔

بھارتی کو جگہ دینا ہوگی

پادری امرسدھو جی[1]۔ اور ماسٹر جون صاحب یہ بوڑھا بھارتی آج کے آرٹیکل میں بہت سے واقعات ایسے لکھ گیا ہے کہ سنیاسی مشن کے رولس کے خلاف ہیں۔

جرسی کرسی یاران! آپ لوگوں کے چکر میں پڑ کے اس بڑھاپے میں مشن سے ڈسمسل آرڈر نہ ہو جائی پرنشٹ کے درجہ پر پہونچنے والا ہے۔

خیر ہونے تھا سو ہو لیا۔ بالفرض اگر مشن کا عتاب بھڑکا۔ اور خارجی کا حکم ہونے کے ساتھ ہی آپ ہی دونوں کے دامنگیر ہوگا۔ ڈرئیے نہیں! بھارتی دو حروف بھی جانتا ہے۔ کچھ آرٹ میں بھی دخل ہے۔ بھیک مانگنا تو ضرب المثل ہے۔ پھر کیا! بوڑھا مانگ مانگ کے لائیگا۔ اور آپ جوانوں (بلحاظ عمر آپ دونوں بھارتی سے چھوٹے ہیں) کو کھلائیگا۔ اور جو ہماری مشن خوش ہوئی تو سال دو سال میں ہائی پرنشٹ ہو جائیگا۔

آپ کا بن دیکھا۔ بوڑھا بھارتی اچھا رام

خداوند یسوع کے نام سے

لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا
متی ۲۴ : ۳۶

آجکل اس جنگ نے ایمان داروں کو بے تاب کر رکھا ہے۔ ایماندار سر اوپر اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے ہیں کہ خدا کب آتا ہے۔ اسی خیال میں مست اور مگن ہو کر نئی نئی تفسیریں ہو رہی ہیں۔ طرح طرح کے سوالات کئے جاتے ہیں بوقلموں جواب دیئے جاتے ہیں۔ دانیال اور مکاشفات کو تختہ مشق بنا رکھا ہے۔ آجکل ہر کس و ناقص مفسر بن بیٹھا ہے۔ پہلی تفسیریں غلط ثابت ہو رہی ہیں اُن کے مضامین حرف غلط کی طرح مٹائے جاتے ہیں۔ ہمارے بعض مفسر سمجھتے ہیں کہ ہم ہی صحیح تفسیر کرتے ہیں۔ باقی سب غلط گو ہیں۔ خیر اچھی بات ہے۔ کہ کم سے کم اتنا تو ہے کہ کلام کی طرف توجہ ہے۔

میں ایک دیہاتی کم فہم بے علم شخص ہوں میرے خیال میں کسی کی تفسیر نہیں ٹھہرتی ہے کسی تفسیر پر اعتبار ہی نہیں کرتا اس لئے کوئی تفسیر نہ صرف دیکھتا نہیں۔ بلکہ گھر میں بھی نہیں رکھتا۔ ایسی کتابوں کے دیکھنے اور رکھنے سے کیا فایدہ ہے۔ مدت ہوئی ہم جوانی کے عالم میں جبکہ سکاٹ۔ سوبر۔ عادیہ کی مکاشفہ کی تفسیریں شائع ہوئی تھیں تو ان تینوں کو ہم نے دیکھا تھا۔ یہ تینوں تفاسیر پروٹسٹنٹ بزرگوں کی ہیں۔ لیکن مشکل مقامات اور بہت جگہوں میں ایک دوسرے کے خلاف۔ جب اُن کا یہ حال ہے۔ مسیح کا ایمان اور کلیسیا ایک ہے تو روحانی بزرگوں کی تفاسیر کا کیا ٹھکانا ہے یقین کس کا کیا جاوے۔ تفسیریں انسانی خیالات کا مجموعہ ہے۔ صحیح تفسیر وہاں تک ممکن ہے۔ جہاں تک اُس کا تعلق خداوند اور رسولوں کے اقوال اور معتبر تواریخ سے ہووے۔ باقی

نہ ہی کلام کے معنے نہ تجربہ کا بیاں
یہ زوادہ گوئی ہے جسکی ہو تجھ کو خود حفظ

بعض دل چلے مفسر تو یہاں تک بڑھ جاتے ہیں کہ وقت اور دن کا بھی پتہ دے دیتے ہیں۔ حالانکہ خداوند نے صاف صاف لفظوں میں فرما دیا کہ "اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا"۔

یاد رکھنا چاہئے کہ خداوند کی آمد کی تین صورتیں ہیں۔ جمالی۔ جلالی اور کمالی۔

اول۔ جمالی یہ خداوند کی پہلی آمد ہے۔ جبکہ شاہ سالیم منجی عالمین دنیا کی نجات کے واسطے

---

[1] ضرور۔ جگ تھارہے۔ جلدی آوہ۔ (امرسدھو)

آیا۔ گناہگاروں کو بچانے آیا۔ اپنے آپ کو قربان کرنے آیا۔ اس کام کو پورا کرکے آسمان پر چلا گیا۔

ثانیاً - یہ آمد بار بار ہوتی ہے۔ ہر زمانہ میں ہوتی رہتی ہے۔ یہ آمد اُس وقت ہوتی ہے جبکہ کلیسیا سو جاتی ہے۔ سست ہو جاتی ہے۔ جبکہ دلہن اور اُس کی کنواری سہیلیاں سو جاتی ہیں۔ جگانے کے واسطے آیا کرتا ہے۔ جس وقت اُس کے روحانی دشمن حد سے بڑھ کر اُس کی شان کے خلاف کام کرتے ہیں ایسی حالت میں تنبیہہ اور سزا کے واسطے وہ آتا ہے۔

جیسا یہودی کلیسیا کی سزا دینے کے واسطے طیطس شہزادہ کے ہاتھ میں اس نے تلوار دیدی ایسی حالت تک اُن کو تنبیہہ دی کہ یہودیت کا خاتمہ کر دیا۔ نہ ہیکل رہی۔ نہ ریت و رسوم

شارل مینگ اور صلاح الدین کے وقت صلیبی لڑائیوں کے ایام میں اُس کی آمد ہوئی۔ جبکہ لاکھوں کے کھیت رہے۔

دسویں صدی میں لوگوں کو سنہلی زمانہ کا خیال آگیا۔ اس خیال سے کہ خداوند یروشلم میں آویگا۔ مسیحی کنعان کو اُٹھ بھاگے۔ ان بیہودہ سفروں کی بدولت ہزارہا ہزار مسیحی قحط۔ مری اور صعوبات سفر سے تباہ ہو گئے۔ مزا یہ ہے کہ وہ سب شہید سمجھے گئے۔ مفسرین اور فادروں نے خوب کمائی کی۔

نپولین کے وقت میں جبکہ تمام یورپ میں سخت خونریزی ہوئی۔ اور تمام یورپ جنگ میں شامل ہوا وہ بھی خداوند کی ایک جلالی آمد تھی۔ ایماندار نہ صرف گمان بلکہ یقین کرنے لگے کہ خداوند آتا ہے۔

یونہی حال کا جنگ خداوند کی جلالی آمد ہے میرے جیسے بعض ... مسیحیوں نے تو یہاں تک کہدیا ہے کہ قیصر جرمن مسیح الدجال ہے۔ اتنا تو میں بھی ضرور کہونگا کہ اگر یہ مسیح الدجال نہیں تو دجال کا بھائی ضرور ہے۔ ان دجالوں میں ایک دجال یہ بھی ہے۔ چونکہ یہ جنگ عالمگیر ہے۔ اس لئے ایماندار یقین کرتے ہیں کہ خداوند کی آمد دروازے پر ہے۔ یہ سچ ہے۔

قحط اور مریوں کے وقت بھی یہی آمد ہوتی ہے اُس وقت بھی ایماندار اپنے خداوند اور محبوب کے منتظر ہو جاتے ہیں۔ یہ جلالی آمدیں کلیسیا کو جگا دیتی ہیں اور ایمانداروں کے سست ایمان کو زندہ ایمان سے تبدیل کرتی ہیں۔ وہ اپنی مشعلیں تیار کر لیتے ہیں یہ ہم کو خداوند کی خاص رحمت و فضل سمجھنا چاہیئے۔ موجودہ جنگ کو جو لوگ قہر و غضب سمجھ رہے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ مانچسٹر کے لشپ ٹائیٹ صاحب فرماتے ہیں کہ ایسی سخت تنبیہہ کے بغیر ایمانداروں کا اور پستی سے نکلنا ناممکن تھا۔ مقدس پولوس کے زمانہ میں بھی لوگ خداوند کی آمد کے منتظر ہو گئے تھے ۲ تسلنیقی ۲:۱-۲

ایسی باتیں اور جلالی آمد دکھا کر خداوند اپنے برگزیدہ بندوں کو جگاتا رہتا ہے۔ اُس کے نام کا شکر ہو کہ وہ ہمیں پیار کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں جگاتا رہتا ہے کہ ہم ہلاک نہ ہو جاویں

ثالثاً - کمال - یہ وہ آمد ہے جبکہ قرب قیامت خداوند مسیح مچ آہی جائے گا۔ نہ ... وہ آجائیگا۔ پھر اُس کے بعد اُس کی کسی آمد کا انتظار نہ ہوگا۔ یہ اُس کی کمالی آمد بجلی کی مانند ہوگی۔ اُس کی یہ آمد اچانک حاملہ کے درد زہ کی طرح ہوگی۔ اُس کی یہ کمالی آمد نوح کے طوفان کی مثل ہوگی۔ لوگ کھاتے پیتے بیاہ کرتے بیاہے جاتے ہونگے۔ اُس کی یہ آمد عالم بے فکری میں ہوگی جبکہ تم کو گمان بھی نہ ہوگا

ابن آدم آجائیگا۔ اُس کی آمد لوط کے ایام میں ہوگی جب لوط صدوم سے نکلا تو سورج نکل آیا۔ دنیا اپنے کاروبار میں مشغول ہوگئی۔ اور وہیں آگ اور گندھک سے تباہ ہوئی۔ اُس کی آمد چور کی مانند ہوگی۔ ایماندار اور بے ایمان سو جائیں گے۔ ہشیار اور نادان کنواریاں خواب غفلت میں ہونگی آدھی رات کو دھوم مچ جائیگی کہ دولہا آگیا

صاف ظاہر ہے کہ اُس کی آمد کی گھڑی کا کسیکو پتہ نہیں۔ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آوے گا۔ شام کو یا آدھی رات کو۔ مرغ کے بانگ دینے وقت یا صبح کو مرقس ۱۳:۳۵۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ اُس کی آمد کو انتظار کرنے کا اچھا طریقہ یہی ہے کہ جاگتے رہو اور دعا مانگو۔

باوجودیکہ خیال کیا جاتا ہے کہ خداوند کی آمد قریب ہے۔ تاہم سستی و غفلت دنیاداری اور بے پروائی کا وہی عالم ہے۔ شملہ پر کسی لیڈی نے اخبار میں لکھا کہ ہم شملہ پر خوب موج کرتے ہیں۔ اس پر شملہ میں نکروبتھ نے اپنے ایک لکچر میں بیان کیا کہ کیسی شرم کی بات ہے۔ کہ ان لیڈیوں کے بھائی ان کے بیٹے اُن کے خاوند جنگ میں اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ یہاں ان کو موجیں سوجھ رہی ہیں۔ بجائے موج کے اگر یہ ماتم کریں۔ روزے رکھیں۔ دعائیں مانگیں تو میں امید کرتا ہوں کہ خداوند جلدی اس مصیبت کو ہمارے سر سے ٹالدیگا۔ سچ ہے۔ اگر خداوند کی آمد قریب ہے تو یہ موج کا وقت نہیں۔ بلکہ جاگنے دعا مانگنے۔ اپنی مشعلیں تیار کرنے کا وقت ہے۔ جاگو اور دعا مانگو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وقت کب ہے۔

خداوند کی آمد سے پہلے چار نشان بتائے گئے ہیں

اوّل۔ انجیل تمام عالم میں پھیل جائیگی متی ۲۴:۱۴ دوم بے ایمانی۔ کیا ابن آدم زمین پر آکر ایمان پاویگا؟ آپ نے سُنا ہوگا کہ زمانہ حال کا مسیح الدجال قیصر ولیم ایک



نئی انجیل ایجاد کرنا چاہتا ہے۔ جس میں صلح اور سلامتی نہ ہو۔ گویا بے ایمانی کی حد ہو گئی۔ مسولینی۔ برگشتگی۔ وہ دن نہیں آئیگا۔ جبکہ پہلے برگشتگی نہ ہو۔ ۲ تسالنیکی ۲: ۳

چہارم۔ خون سفید ہو جائیں گے۔ بے ایمانی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جاویگی۔

اب دیکھ لیجئے کہ انسانی خیال کے مطابق یہ چاروں باتیں قریبا پوری ہو رہی ہیں۔ جس سے ہم خیال کر سکتے ہیں کہ خداوند دروازے پر ہے۔ تاہم دن اور وقت کوئی نہیں جانتا۔ یہ نشان ایمانداروں کی سلامتی اور ہوشیار رہنے کو بتائے گئے ہیں۔ تاکہ وہ جاگتے اور دعا مانگتے رہیں۔ دنیا کے دھندوں اور فکروں میں گرفتار نہ ہو جاویں۔

پس خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارا دل خمار اور نشے بازی اور اس زندگی کی فکروں سے سست ہو جاویں۔ اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آ پڑے کیونکہ جتنے لوگ تمام روئے زمین پر ہونگے ان سب پر اس طرح آ پڑے گا۔ پس ہر وقت جاگتے اور دعا مانگتے رہو۔ تاکہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو۔ لوقا ۲۱: ۳۴-۳۶

جبکہ اس طرح اچانک اس کی آمد ہے۔ اور جاگتے ہونگے تو خوشی سے اپنے دلہا کو دیکھ سکینگے۔ اور کہیں گے کہ اے خداوند یسوع آ۔ مکاشفہ ۲۲: ۲۰

وقت کی تقسیم خداوند جسکو چلاتا ہے۔ جو گناہ کی حد میں آ جاتا ہے۔ درحقیقت وقت کچھ نہیں۔ صرف انسانی محاورہ ہے۔ ماضی حال۔ استقبال انسانی محاورہ ہے۔ کیونکہ خداوند کے آگے ہر زمانہ وقت حال ہے۔ تاہم ہمارے محاورہ میں اس نے چار وقت آنے کے بتائے ہیں شام آدھی رات۔ مرغ کی بانگ کا وقت صبح۔

خداوند سر شام آویگا۔ دن بھر کے تھکے ماندے مسافر جب آرام کرتے ہیں۔ بستروں پر استراحت فرماتے ہیں۔ بے فرشی کی فکریں کرتے ہیں۔ بدکاریوں اور چوریوں کے واسطے تجویزیں سوچتے ہیں۔ تاریکی کے فرزند اژدروں کی نسل اندھیرے میں شکار کی تلاش کرتے ہیں۔ اس وقت خداوند کی آمد کے منتظر دعا میں لگے ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو اپنے مالک کے سپرد کر کے آرام سے سو جاتے ہیں۔ کہ جب خداوند آویگا جگائیگا۔ یہ سوتے بھی جاگتے ہی ہیں۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ اگر آپ کو پتہ لگے کہ آپ آج رات مر جائیں گے۔ تو آپ کیا کرینگے۔ بزرگ نے فرمایا دن بھر اپنا کام کرونگا۔ دعا کر کے رات کو آرام سے سو جاؤنگا جب خداوند آویگا تو مجھے جگائیگا۔ مبارک ہیں وہ جو اس طرح خداوند کے منتظر ہیں۔

آدھی رات کو آویگا۔ بے فکری کے عالم میں اچانک۔ جب کل آدم موت کی نیند میں پڑا ہوگا۔ آدھی رات کو شور مچیگا کہ دلہا آ گیا۔ جو دعا کر کے سوئے تھے ان کی مشعلیں تیار تھیں۔ دلہا کا استقبال کیا۔ مگر نادان بے فکرے محروم رہ گئے۔ کیونکہ وہ تیار ہو کر نہیں سوئے

مرغ کے بانگ دیتے وقت۔ جبکہ میٹھی نیند ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب دھیان۔ ورد۔ وظیفہ۔ یاد محبوب کا وقت ہے! اور کاہل الوجود میٹھی نیند کے مزے لے رہے ہیں۔ مگر خداوند کے منتظر مرغ سحر کی طرح یاد میں لگے ہیں اور پکار رہے ہیں کہ اے خداوند یسوع آ۔ روح اور دلہن کہتی ہیں آ۔ ہر ایک جو سنتا ہے۔ یعنے یاد محبوب میں جاگتا ہے۔ کہے آ۔

صبح کو۔ طلوع آفتاب کے وقت۔ سورج نکلتے ہی دنیا کے لوگ اپنے کاروبار میں لگ جاتے ہیں دن بھر دنیا کے فکروں میں غلطاں رہتے ہیں۔ مگر محبوب کے منتظر سورج نکلتا دیکھ کر آفتاب صداقت کی یاد میں بے تاب ہوتے ہیں۔ آسمان کی طرف آنکھیں اٹھا اٹھا دیکھتے ہیں کہ میرے محبوب نے ہاں آفتاب صداقت نے کیوں دیر لگائی۔

ہمیں نہیں معلوم کہ ان اوقات میں سے وہ کس وقت آئیگا۔ اس لئے ہمارا سونا اور جاگنا یکساں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ہم نہ تو اس دن کو جانتے ہیں۔ نہ اس گھڑی کو۔ پس جاگنے کا حکم ہے۔ ایسا نہ ہووے کہ وہ آوے اور ہم سوتے پائے جاویں اور دیدار سے محروم رہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔

میں سوتی ہوں پر میرا دل جاگتا ہے۔ میرے محبوب کی آواز ہے۔ جو کہ دروازے پر کھٹکھٹاتا ہے۔ میرے لئے کھول میری بوا۔ میری جانی۔ میری کبوتری۔ میری پاکیزہ کہ میرا سر اوس سے تر ہے۔ اور میری زلفیں رات کی بوندوں سے بھری ہیں۔ میں تو اپنا سایہ اتار چکی ہوں میں اسے کیونکر پہنوں۔ میں تو اپنے پاؤں دھو چکی ہوں میں انہیں کیونکر میلا کروں۔ میرے محبوب نے اپنا ہاتھ سوراخ کی راہ سے بڑھایا اور میرے دل و جگر میں جنبش ہوئی۔ میں اپنے محبوب کے لئے کھولنے کو اٹھی اور میرے ہاتھ سے مُر ٹپکا۔ میری انگلیوں سے خوشبودار مُر ٹپکی۔ قفل کے قبضوں پر پڑی۔ میں نے اپنے محبوب کے لئے کھولا پر میرا محبوب پھر کے چلا گیا تھا میں ہوش میں نہ تھی۔ جبکہ وہ مجھ سے بولا۔ میں نے اسے ڈھونڈھا پر نہ پایا۔ میں نے اسے پکارا پر اس نے مجھے جواب نہ دیا۔ ناکے بندی جو شہر میں پھرتے تھے مجھے ملے۔ انہوں نے مجھے مارا اور گھائل کیا۔ ہاں شہر پناہ کے ناکے بندی میرا اوڑھنا لے گئے۔ غزل ۵: ۲-۹

دعا گو۔ واعظ۔

نور افشاں کے ہر ایک خریدار سے التماس ہے کہ وہ تعلیمیافتہ شریف مسیحیوں کے نام جو اس سے کم نہ ہوں لکھ کر ایڈیٹر نور افشاں کے نام ارسال فرماویں۔

لٹل انڈیا

اس نام کا ایک مسیحی مدرسہ حال ہی میں الہ آباد میں پادری جے سی میتھیوز ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ کے زیر اہتمام کھولا گیا ہے۔ جس کے وارڈن مسٹر ٹی۔ ایچ کمنز بی۔ اے ایل۔ ٹی ہیں۔ جہاں پرائمری اور ہائی سکول میں مسیحی طلبا کے لئے ایک ہوسٹل۔ بڑے لڑکوں کے لئے بائے سکاوٹ کی ایک جماعت ہے۔ چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کنڈر گارٹن کلاس میں ایک امریکن لیڈی کے زیر اہتمام ہیں۔ ایک سند یافتہ ڈاکٹر میم صاحبہ ہوسٹل میں لڑکوں کے علاج معالجہ کے لئے رہتی ہیں۔ زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لڑکوں کو الگ الگ دیئے جاتے ہیں تاکہ باغ کا کام بھی سیکھیں۔ اس کے ذریعہ اور کچھ اور وسیلوں سے لڑکے اپنی پاکٹ منی (جیب خرچ) پیدا کرتے ہیں اور یوں وہ پیسہ کی قدر کرنا سیکھتے ہیں۔ ہوسٹل کے انتظام کے صلاحکاروں میں پروفیسر جے ڈی حاب الدین گورنمنٹ ٹریننگ کالج اور پروفیسر سی ڈی ایم سن ایونگ کرسچن کالج شامل ہیں۔ صرف ہوسٹل کے لڑکوں کے واسطے ایک بہت بڑا میدان کھیل کود کے لئے ہے۔ ہر ایک لڑکے کو تیرنا سکھانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ مسیحی طلبا کے لئے بائیبل کلاسوں کا انتظام علیحدہ کیا گیا ہے۔ سٹڈی کا اچھا بندوبست ہے۔ فیس معقول ہے۔ سپرنٹنڈنٹ کی بڑی آرزو ہے کہ لڑکوں کے والدین یا رشتہ دار اور تمام صاحبان جو لٹل انڈیا سے دلچسپی رکھتے ہیں جب وہ الہ آباد آئیں تو یہاں تشریف لاکر ہوسٹل کا ملاحظہ فرمائیں۔ جمعہ کا دن ۴ بجے سے ۶ بجے تک اس بات کے لئے مخصوص ہے۔

مفصل حالات سپرنٹنڈنٹ صاحب سے دریافت کیجئے۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ حال ہی میں بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۸ء سے حصہ پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم عہ فیس جماعت ماہواری فی طالب علم ۲/ سرکاری شرح متفرقات قیمت کتب و رجسٹری وغیرہ حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکول میں داخل ہوتے ہیں۔ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں رنگا رنگ کھیل کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں۔ بورڈ کو فی عہ سے صہ تک چندہ ملتا ہے عہ سے الصہ تک۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجاگھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر۔

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور۔

باغ دل

ایڈیٹر مسز کیلب۔

چندہ سالانہ ۸/ اگر دس یا زیادہ کاپیاں ایک جگہ بھیجی جاویں تو ۷/ فی کاپی ہوگا۔ المشتہر ای۔ ایم ویری ڈی ڈی لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو پنجابی زبانوں میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلجس بک سوسائٹی اور انڈین سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کے لئے بذریعہ درخواست بمہر منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی و اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۲ روپے تک عہ نمونہ کا پرچہ مخزن مسیحی منیجر صاحب سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستورالعمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عا ۲/
ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ڈاک ے
غیر ممالک سے ے ۱۳/
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ½ حصہ	۸ے	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	سہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	ماصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳/ اور ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

پادری سی ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کے لئے مشن ہیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی براورز چھپا۔